اشاعت نمبر:۱۴ سلسلہ: احکام قرآن۔ تاریخ:یکم صفر المظفر ۱۴۴۵

عدت کے احکام قرآن کی روشنی میں

قرآن مجید میں دو طرح کی عدتوں کا ذکر ہے:

۱- مطلقہ عورتوں کی عدت۔ ۲- بیوہ عورتوں کی عدت۔

مطلقہ عورتیں چار طرح کی ہوسکتی ہیں۔

۱-حیض والی عورت، اس طرح کی عورتوں کی عدت تین حیض ہے، ارشاد باری ہے:

وَالْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ۔ [سورۂ بقرہ: ۲۲۸]

یعنی طلاق یافتہ عورتیں تین حیض تک خود کو نکاح سے روکے رکھیں۔

مطلب یہ ہے کہ ان کی عدت تین حیض ہے، اس مدت کے گزر جانے کے بعد وہ دوسرے مردوں سے نکاح کر سکتی ہیں۔

2-کم سن یا سن ایاس کو پہنچی ہوئی عورت، اس طرح کی عورتوں کی عدت تین ماہ ہے، فرمایا:

وَالّٰٓـِٔیْ یَىٕسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآىٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔیْ لَمْ یَحِضْنَ۔ [سورۂ طلاق:۴]

یعنی سن ایاس کو پہنچی ہوئی عورتوں کی عدت تین ماہ ہے، اور ان کی بھی جنھیں ابھی تک حیض کا خون نہیں آیا۔

لہٰذا جن عورتوں کو صغر سنی یا کبر سنی کی وجہ سے ماہواری نہیں آتی ہے وہ تین ماہ تک عدت میں رہیں گی، اس کے بعد دوسروں کے لیے حلال ہوں گی۔

3- حاملہ عورت، اس طرح کی عورتوں کی عدت وضع حمل ہے، ارشاد باری ہے:

وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔ [سورۂ طلاق:4]

یعنی حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے۔

کیوں کہ وضع حمل کے بعد عورت کا رحم صاف ہوجاتا ہے، اسی لیے وہ دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے۔اسی طرح دوسرے مقام پر فرمایا:

وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَیْهِنَّ حَتّٰى یَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔[سورۂ طلاق:۶]

یعنی مطلقہ عورتیں حاملہ ہوں تو وضع حمل تک ان کو نفقہ دو۔

کیوں کہ ایسی عورتیں وضع حمل تک عدت میں رہتی ہیں، وضع حمل کے بعد عدت سے باہر ہو جائیں گی، اس کے بعد شوہر کے ذمہ نفقہ واجب نہیں رہے گا۔

4- عدت کا تعلق استبراے رحم یعنی بچہ دانی کی صفائی سے ہے، لہٰذا کسی کا نکاح ہو، اور خلوت صحیحہ سے پہلے طلاق ہو جائے تو ایسی غیر مدخولہ کے لیے کوئی عدت نہیں ہوگی۔ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَیْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَ سَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا۔ [سورۂ احزاب:۴۹]

یعنی اے ایمان والو! اگر تم مومن عورتوں سے نکاح کرو، اور انھیں ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو، تو تمھارے ذمے ان کے لیے کوئی عدت نہیں جسے تم شمار کرو، ہاں تم انھیں بطور متعہ کچھ دے دو، اور اچھی طرح رخصت کر دو۔

لہٰذا غیر مدخول بہا عورت طلاق کے ساتھ ہی عقد سے کلی طور پر باہر ہو جائے گی، اور بغیر کسی عدت کے دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔

مطلقہ عورتوں کے بعد اب بیوہ عورتوں کی عدتوں کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

1- بیوہ، غیر حاملہ عورتوں کی عدت چار ماہ دس دن ہے. خالق لم یزل عز و جل کا فرمان ہے:

وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ یَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا۔ [سورۂ بقرہ: ۲۳۴]

یعنی جو تم میں فوت ہو جائیں، اور اپنے بعد بیویاں چھوڑ جائیں، وہ بیویاں چار مہینے دس دن خود کو نکاح سے روکے رکھیں۔

یعنی چار ماہ دس دن کی عدت گزارنے کے بعد ہی دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہیں۔

2- بیوہ حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے، ارشاد باری ہے:

وَ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔ [سورۂ طلاق:۴]

یعنی اور حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لو وضعت وزوجها علی سریره لم یدفن بعد لحلت. [مؤطا امام مالک]

یعنی شوہر کی وفات کے بعد عورت کو بچہ پیدا ہو گیا، ابھی شوہر کی تدفین نہیں ہوئی، بلکہ اس کی لاش ابھی چارپائی ہی پر ہے تب بھی اس عورت کی عدت پوری ہو گئی۔

یہ ہے قرآن کریم میں ذکر کردہ احکام عدت اور مدت انتظار کا اجمالی تذکرہ، مزید تفصیل کے لیے کتب فقہ کی جانب مراجعت کریں، اور اسی کے مطابق عمل کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم